

سالانہ قیمت ۳ (تین روپیہ آٹھ آنہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشان

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب } ایڈیٹرز
مینو منزل وارث روڈ لاہور
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم۔ اے (امپرس روڈ۔ لاہور) مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب ہونا ہے اور مضامین و اشتہارات برائے اندراج بنام ایڈیٹرز ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۲	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۹ اگست ۱۹۲۴ء	نمبر ۳۵

تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جَمِیعًا اَیُّھَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ

یعنے مومنو سب خدا کے حضور توبہ کرو تا کہ تم مراد کو پہنچو۔

عنوان بالا کی ذیل میں رسالہ بلاغ امرتسر مطبوعہ ۱۵ اگست ۱۹۲۴ء میں مولوی سید محب الحق صاحب کا ایک مضمون زیور طبع بنایا گیا ہے جو اہل قبلہ کی ناسخ منسوخ اور تحریف و تبدیل کے اعتقاد کی تردید میں لکھا گیا ہے۔ اگرچہ ہمیں مولوی صاحب کے ہر ایک خیال سے اتفاق نہیں ہے تو بھی عام طور سے کتب ربانی میں ناسخ منسوخ اور تحریف و تبدیل کی بد اعتقادی کے خلاف جو آپ نے تحریر فرمایا ہے ناظرین کرام کی آگاہی کے لئے درج اخبار کیا جاتا ہے تا کہ ان کو معلوم ہو جائے کہ اہل قبلہ میں یا تمام کے مسلمانوں میں بھی کثیر بندگان خدا اب تک موجود ہیں جنکو ہمارے ساتھ بڑے اہم عقائد و مسائل میں اتفاق رکھتے ہیں مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ ایڈیٹر

اس کمال ترقی کے غلغلہ نے مذہبی گروہ کو یہ دلیل سجھائی کہ واقعی دنیا پہلے محض جاہل گنوار اور جنگلی تھی۔ بعثت رسول کے زمانہ میں دنیا کامل ترقی کر چکی تھی اسلئے مسلمانوں کو کامل دین عنایت ہوا اور اگلوں کو ناقص دین حسب زمانہ عنایت ہوا تھا ثبوت میں یہ آیت پیش ہوتی ہے کہ اکملت لکم دینکم حالانکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ کتاب اللہ جو تحریف کے ہاتھوں ضائع ہو گیا۔ وہ ہم نے قرآن مجید میں سارا کچھ بیان کر کے کامل کر دیا اور تم کو محرف کتابوں سے بے نیاز کر دیا۔ تصدیق کی آیتیں جو آگے آتی ہیں وہ اس مضمون کی گواہ ہیں جب تو قرآن مجید ساری کتابوں کا مہیمن اور محافظ ہے اور کامل تو مصدق بھی۔ لوگوں کا یہ دعوے کہ سارے پیغمبروں کا دین ناقص تھا اور میرا کامل ہو منہ بولی باتیں ہیں اور یہودیوں کا سا ناجائز غرور۔ اگر ایسا ہوتا تو ناقصوں کے قصوں سے نصیحت نہ کیجاتی اور اولئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ نہ فرمایا جاتا اور پھر کیا دنیا نے اس کے بعد ترقی نہیں کی اور کیا اور نہ کریگی تو کیا اس رو سے کوئی ناسخ اسلام مذہب آئیگا۔

بہرحال خدا نے دین اسلام کو نسخا لادیان صفت ناسخ ادیان نہ فرمایا بلکہ مصدقا لما بین یدیہ اور مھیمنا علیہ یعنے تصدیق کرنے والا اور محافظ فرمایا لوگوں نے تصدیق کے معنے گویا نسخ کے لئے۔ تصدیق کی آتیں بھی پڑھتے ہیں اور نسخ بھی مانتے ہیں۔ محافظ بھی مانتے ہیں اور ناسخ بھی۔

اور خدا فرماتا ہے ان الدین عند اللہ الاسلام (خدا کے نزدیک تو دین دین اسلام ہے) ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ (جو کوئی اسلام کے سوا اور کوئی دین اختیار کریگا وہ مقبول نہیں) خدا کے یہاں اسلام ہی دین ازلی ہے یہی سب پیغمبروں کو ملا۔ اس لئے سب پیغمبر مسلمان ہی تھے کہ انا اول المسلمین حضرت ابراہیم نے فرمایا اسلمت لرب العلمین۔ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا امرت ان اکون من المسلمین نزول توریت کے بعد جتنے نبی آئے ان کی نسبت خدا نے گواہی دی۔ یحکم بھا النبیون الذین اسلموا وہ سارے نبی مسلمان ہی تھے وہ توریت سے حکم دیتے رہے۔ نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا امرت ان اکون من المسلمین۔ اس لئے خدا نے ہم کو بھی اسلام ازلی ہی عنایت فرمایا۔ کہ رضیت لکم الاسلام دینا اور ہمارا نام بھی خدا نے مسلمان ہی رکھا۔ ھو سمٰکم المسلمین۔ مگر قوم نے جب سے دین میں انسانی کتابوں کو داخل کیا اور

بدعت کھڑی کی تو اپنا نام بھی اُس نے سینکڑوں بدعتی رکھ لیا اور دین اسلام میں پھوٹ ڈالا اور لا تفرقوا کی نافرمانی ہوئی۔ آج بھی لوگ بدعتی ناموں سے تائب ہوں اور خدا کے رکھے ہوئے نام کو پسند کریں اور نبی کی امت ہوجائیں کہ وہ صرف مسلمان تھے مسلمان حنیف جن کا قول وفعل بکمال قرآن مجید تھا اور اتبع ما اوحی الیک کی کمال اطاعت تو آج مسلمانوں کا رنگ دوسرا ہو جائیگا اور ان کا حال موئد من اللہ۔ دین اسلام ہی کا نام صراط مستقیم اور دین قیم بھی ہے۔ صراط مستقیم کی تعریف علم ریاضی میں دیکھو جس کو بہت قطعی سمجھے ہوئے ہو یعنی دو نقطوں کے درمیان میں خط کھینچو جو سب سے چھوٹا خط ہو وہ صراط مستقیم ہو۔ عابد و معبود میں رشتۂ عبودیت جو قریب تر ہو وہ صراط مستقیم ہو۔ یہی صراط مستقیم سب پیغمبروں کو ملی۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تبلیغ تھی ان اللہ ربی وربکم فاعبدوہ ھذا صراط مستقیم خدا کے فرمان کی تعمیل کا نام عبادت ہے۔ اور یہ عبادت صراط مستقیم ہے یعنی تعمیل کتاب اللہ۔ انعام کے دسویں رکوع میں حضرت ابراہیم حضرت اسحٰق حضرت یعقوب حضرت نوح۔ حضرت داؤد حضرت سلیمان۔ حضرت ایوب۔ حضرت یوسف۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت ہارون۔ حضرت زکریا حضرت یحیٰی۔ حضرت عیسٰی۔ حضرت الیاس حضرت اسمٰعیل حضرت یسع۔ حضرت یونس حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام سب کے مدارج اور فضائل بیان کرکے خداوند فرماتا ہو کہ ان کے آبا و اولاد و برادران میں سے بھی ہم نے منتخب کیا اور صراط مستقیم کی ہدایت کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان میں خدا نے فرمایا اجتبہ وھدٰہ الی صراط مستقیم۔ اسی لئے ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا نے فرمایا قل اننی ھدٰنی ربی الی صراط مستقیم دینا قیما ملۃ ابراھیم حنیفا۔ یعنی یہی صراط مستقیم ٹھیک دین اور ملت ابراہیم ہے جو سب پیغمبروں کو عنایت ہوئی۔ اس لئے سب رسول ایک اور سب کی کتابیں ایک تھیں اور اسی لئے سب رسولوں پر اور سب کی کتابوں پر بلا تفرقہ ایمان لانے کا حکم ہوا۔ ورنہ اختلاف کی صورت میں سچا ایمان کے شک کی جگہ تھی کہ لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا خدا ایک اس کے رسول ایک۔ اُس کی کتابیں ایک گرچہ ایک رسول کو دوسرے پر عنداللہ فضیلت سہی۔ مگر من حیث رسالت سب ایک ہیں لا نفرق بین احد من رسلہ؛

میں نے بیان کیا کہ سب کو دین اسلام ہی عنایت ہوا اور سب کو صراط مستقیم کی ہی ہدایت کی گئی اور اس کے متعلق آیتیں دیدیں۔ مانو نہ مانو اختیار ہو۔ لیکن خدشہ یہ ہوتا ہے کہ پھر نسخ کا خیال کہاں سے پیدا ہوا میری سمجھ میں مذہب کے غلو نے یہ خیال پیدا کیا ضعیف روایتیں معین ہوئیں۔ پھر قرآن میں تائید کے لئے تلاش شروع ہوئی تو تلاش کے بعد ذیل کی آیت ملی جس آیت کے نقطہ سے اپنے مفہوم کی تائید حاصل کی گئی جو غلط ہے اور تصدیق کی بہتری مفصلہ ذیل آیتوں کے خلاف ہو نسخ کی صرف یہ آیت بیان کی جاتی ہو۔ ما ننسخ[1] من ایۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا الم تعلم ان اللہ علی کل شئی قدیر۔ الم تعلم ان اللہ لہ ملک السموات والارض۔ یہاں آیت کے معنے کتاب اللہ کی آیت کے نہیں ہیں کہیں ینزل وغیرہ کا لفظ بھی اس کے ساتھ نہیں ہے بلکہ یہاں پر آیت کے معنے نشانی کے ہوگئے ہیں۔ یہ قرآن مجید کی اصطلاح جاریہ ہو۔ بالخصوص اس آیت میں تو آیت کے معنے نشانی ہی کے ہیں۔ کیونکہ آیت کے آخر کا ٹکڑا الم تعلم ان اللہ علی کل شئی قدیر اور الم تعلم ان اللہ لہ ملک السموات والارض نہایت صریح اسی معنے کا موید ہو۔ یعنی خدا اپنی نشانیاں رات دن بناتا اور مٹاتا رہتا ہے تاکہ آیات اللہ سے اُس قادر وقیوم کی قدرت کو پہچانو اور انقلابات عالم سے اُسکی قدرت اور اُسکی سطوت ربانی پر ایمان لاؤ۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہر شے پر قادر ہو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان و زمین اسی کی ہو۔ جب تو اس کے تصرفات نت نئے ہوتے رہتے ہیں۔ یہ سب خدا کی نشانیاں وفی الارض ایٰت للموقنین وفی انفسکم افلا تبصرون اور اپنے کلام کی نسبت فرمان ہے لا تبدیل لکلمات اللہ۔ خدا کے کلام میں اس کی منزلہ آیتوں میں تبدیلی نہیں۔ اس کو تسلیم نہ کرو تو یہ مفصلہ ذیل تصدیق کی آیتوں کے خلاف ہوگا مثلاً شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذین اوحینا الیک وما وصینا بہ ابرھیم وموسیٰ وعیسیٰ الخ خدا نے تمہارے لئے بھی دین کی وہی شرائط بنائی جس کا حکم نوح کو ابراہیم کو موسےٰ کو اور عیسےٰ کو دیا تھا اور جس کی وحی تم کو بھیجی۔ یہ شرع بھی عام ہو اور شریعت اور دین کا لفظ بھی قابل توجہ ہو۔ دین اور شریعت کتاب اللہ ہو۔ دین کے معنے صرف توحید کے نہیں۔ دین اور کتب آبی جو قوم نے ضائع کی تھیں قرآن مجید بھیجکر اُس نے کامل کر دیا اور فرما دیا اکملت لکم دینکم ورنہ کیا شریعت مختلف تھی اور توحید ایک تھی مگر ناقص جو کامل ہوئی یعنے اوروں کی توحید ناقص تھی۔ جواب کامل ہوئی افسوس افسوس شرع لکم سے صاف ظاہر ہے کہ سب کی شریعت ایک تھی۔

ما کان ھذا القرآن ان یفتریٰ من دون اللہ ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل الکتاب یہ قرآن مجید ماسوا اللہ کا افترا کیا ہوا نہیں ہو بلکہ اگلی کتابوں کا مصدق اور اُن کی تفصیل ہے تو قرآن مصدق بھی ہو اور مجمل بھی نہیں۔

(ملاحظہ فرمائیے صفحہ ۱۱ کالم اول سے)

[1] نہیں مٹاتے ہیں ہم کوئی نشانی مگر یا بھلا دیتے ہیں یا اُس سے بہتر لاتے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ خدا ہر چیز پر قادر ہو کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان و زمین سب اُسی کا ہے۔

نورافشان

مطبوعہ ۲۹ اگست ۱۹۲۴ء

یسوع مسیح کی عالمگیر مشن کے خلاف صلح کا پیغام

ہم نے حل الاشکال کی مشکل دوم میں "اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی کچھ تشریح کی تھی ہمیں پیشتر ہی علم تھا کہ مرزا قادیانی صاحب کے معتقد اس پر خروبر ہونگے اور آپ بولے اور بغیر تاخیر بولے۔ آپ حضرت یسوع کی مشن عالمگیر نہ تھی کے عنوان سے متی ۱۵: ۲۴ کے حوالے سے لکھتے ہیں:-

اب اس آیت کے معنے تو صاف ہیں کہ حضرت مسیح اپنے مشن کو بنی اسرائیل تک محدود سمجھتے تھے۔ مگر مسیحی اخبار نور افشان نے اپنی ۱۵ اگست کی اشاعت میں اس آیت کو بھی مسئلہ تثلیث کی طرح عقدہ لاینحل بنانے کی کوشش کی۔ ...

اس کے وہ معنے کرنا جو اخبار نور افشان کے قابل ایڈیٹر نے کئے ہیں انجیل میں تحریف معنوی کے مترادف ہے۔ مگر پھر بھی ہم اپنے لائق مبصر کی واقفیت کے لئے اناجیل سے چند ایک اور حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔ ... اور خداوند خدا اُس کے باپ کا تخت اُسے دیگا اور وہ یعقوب کے گھرانے پر ابتک بادشاہی کریگا اور اُس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا لوقا ۱: ۳۲-۳۳ اس سے آپ نے یہی نتیجہ نکالا ہو کہ مسیح کی مشن اسرائیل کے گھرانے تک ہی محدود تھی۔

نورافشان ہم لائق مبصر کو پھر ایک دفعہ یاد دلاتے ہیں کہ اگر انجیل مقدس کے متن میں متی ۱۵: ۲۴ اور لوقا ۱: ۳۲-۳۳ آیات ہی پائی جاتیں تو آپ کی محدود معلومات کا محدود نتیجہ قبول کر لیا جاتا۔ پر ہم ادب سے گذارش کرتے ہیں کہ انجیل مقدس میں یسوع مسیح کے وہ اقوال و اعمال بھی درج ہیں جن کا ذکر کر چکے ہیں اور اُن کے سوا اور اقوال بھی ہیں جن میں سے ایک دو اور آپ کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں لکھا ہو

(۱) میں نے تم سے یہ باتیں اس لئے کہیں کہ تم مجھ میں اطمینان پاؤ۔ دنیا میں مصیبت اُٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھو میں دنیا پر غالب آیا ہوں یوحنا ۱۶: ۳۳۔

(۲) میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا متی ۱۱: ۲۷ آسمان و زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا۔ متی ۲۸: ۱۸۔

(۳) پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور انہیں باپ اور بیٹا اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ اور اُنہیں یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا ہو اور دیکھو میں زمانہ کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں متی ۲۸: ۱۹-۲۰ ان آیات اور دیگر اس قسم کی آیات سے یہ بات بخوبی ثابت ہو کہ یسوع مسیح کی عالمگیر مشن تھی۔ یہودی یا اسرائیل تک محدود مشن اس عالمگیر مشن کا ایک ادنےٰ حصہ تھا جسے اپنے شاگردوں کے ساتھ کچھ عرصے کے لئے پورا کیا تھا۔ جیسا کہ ہم ظاہر کر چکے ہیں۔

لوقا کی انجیل ۱: ۳۲-۳۳ کی آیات میں کوئی ایسا جملہ پایا نہیں جاتا جو داؤد کی بادشاہت کو صرف اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں تک محدود کرتا ہو۔ نہ داؤد کا تخت داؤد کی بادشاہت کو اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں تک محدود کرتا ہو۔ نہ متی کی انجیل ۱۵: ۲۴ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی بھیڑوں کی تشریح اسرائیل کے گم شدہ ساڑھے دس فرقوں کی گئی ہو نہ چاروں انجیلوں میں اسرائیل کے گم شدہ ساڑھے دس فرقوں کا کہیں ذکر آیا ہے۔ پھر انجیل کے ہر دو مقامات سے اسرائیل کے گم شدہ ساڑھے دس فرقوں کی مراد نکالنا۔ اگر مرزا صاحب کی حنفیت کی اندھی تقلید نہیں تو کیا ہے؟

مزید براں احمدیت کے بانی کی کشمیری بھیڑیں ہندو حسب و نسب کی بھیڑیں اگر کشمیر میں تھیں تو پہاڑوں کی تنگ دروں میں مصروف تھیں مگر کنعان کی اسرائیلی بھیڑیں معدودے چند کو چھوڑ کر یسوع مسیح کے مصلوب ہونے کے بعد بھی گمراہ کی گمراہ رہیں۔ اگر یسوع مسیح کو اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش کرنا ہوتی جو ملک کنعان سے باہر تھیں تو وہ عرب کے مدینہ کی راہ لیتا جہاں پر بابل کے بادشاہ بنوکدنظر کے زمانہ سے اسرائیل آباد تھے اور سلطنت کے مالک تھے۔ یا وہ مصر میں جاتا۔ اور اسکندریہ کے یہودیوں کی یعنے اسرائیلیوں کی تلاش کرتا جو آپ کی آمد سے صدیوں پیشتر ملک کنعان کو چھوڑ چکے تھے۔ مگر آپ اپنے آقا نامدار کی تقلید میں جن کو علم الاسلام سے بھی واسطہ نہ تھا کشمیری بت پرستوں کے پاس اسے لاتے ہیں آپ کی عقل و فکر اور مذہبی و تاریخی معلومات کو اگر قابل داد نہ کہیں تو کیا کہیں؟

باقی جو کچھ آپ نے مسئلہ تثلیث کی بابت اور محکمات و متشابہات کی بابت فرمایا ہو اس کی بابت فی الحال خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ امید وار ہیں کہ آپ اسی گذارش پر سنجیدگی سے غور فرمائینگے جو آپ سے کی جا چکی ہے ورنہ پھر سہی۔

حل الاشکال

مشکل (۳)

یسوع مسیح نے کبھی نیک ہونے سے انکار نہیں کیا

بعض غیر مسیحی اصحاب نے ذیل کی آیات سے یہ غلط نتیجہ اخذ کیا ہو کہ یسوع مسیح نے اپنے نیک ہونے سے

انکار کیا ہے ہم ایسے صاحب کی غلط فہمی سے اس نتیجہ کو منسوب کرنے کے لئے مجبور ہیں انجیل میں لکھا ہے

ایک شخص اُس کے پاس دوڑتا ہوا آیا اور اُس کے آگے گھٹنے ٹیک اس سے پوچھا۔ اے نیک اُستاد میں کیا کروں تاکہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوں! یسوع نے اُسے کہا تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے۔ کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنے خدا۔

اصل معاملہ یہ ہو کہ نیک اُستاد کہنے والا شخص ایک خواندہ آدمی تھا۔ دولتمند اور بڑا مالدار تھا۔ شریعت موسوی کو بچپن سے مانتا آتا تھا۔ اُسے خود اس بات کا یقین تھا کہ اب مجھ میں کسی بات کی کمی نہیں ہے۔ میں کامل ہو چکا ہوں اس اعتقاد وخیال کے ساتھ وہ یسوع مسیح کے پاس ہمیشہ کی زندگی پانے کے کسی عمل یا کام کو دریافت کرنے آیا۔ اپنے سوال کی ابتداء اُس نے یسوع مسیح کو نیک اُستاد کہکر کی اسی خطاب کو سنکر یسوع مسیح نے سائل پر یہ سوال اُٹھایا کہ تو مجھے کیوں نیک کہتا ہو؟ نیک تو ایک ہی ہے یعنے خدا اس سوال کے اُٹھانے سے یسوع مسیح اس کے نیکی یا نیک کے ناقص وادھورے تصور کو ناقص ٹھہرانا چاہتا تھا۔ اس پر نیک یا نیکی کا اعلیٰ تصور ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ مگر سائل اول جواب نہ دے سکا خاموش رہ گیا۔

اس بیان سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہو کہ یسوع مسیح نے انتہائی معانی کی نیکی یا انتہائی معانی کا نیک صرف خدا کو مانا ہے کسی انسان کو خدا کے معانی میں نہ تو نیک مانا نہ نیکی تسلیم کیا ہو اس وجہ سے انسان محض ہونے کے اعتبار سے اُس نے اپنے آپکو بھی خدا کے معانی میں نیکی یا نیک تسلیم نہیں کیا بلکہ صاف کہا کہ نیک یا نیکی تو ایک ہی ہے یعنے خدا۔

مگر یسوع مسیح نے محض انسان کی نیکی یا انسان کے نیک ہونے کا جو ذات انسانی کو لازم ہے ہرگز بالکلیہ انکار نہیں کیا۔ بلکہ اسی سائل کی بعض خوبیاں کو معلوم کرکے یسوع مسیح نے محبت بھرے دل سے اس پر نظر کی مرقس۔۱۰:۲۱ اس سے بھی بڑھکر یسوع مسیح نے اس سے کہا کہ اگر تو کامل ہونا چاہے تو اپنا تمام مال غریبوں کو دے کر میرے پیچھے ہو مگر وہ مالدار شخص یہ نہ کر سکا۔ اب جا بجا غور ہو کہ جو یسوع مسیح زیر نظر سائل جیسے شخص کو جو موسوی شریعت کو بچپن سے مانتا آتا تھا اور جس میں انسانی نیکی کے عناصر موجود تھے جو اپنے آپ کو ہمارے معترضوں سے کہیں زیادہ نیک سمجھتا تھا کامل بنا سکتا تھا اس کی بابت یہ کہنا کیسا لغو و بیہودہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو نیک یقین نہ کرتا تھا؟ پس یہ سچ ہے کہ یسوع مسیح محض بشر ہونے کے اعتبار سے نہ تو کسی انسان کو خدا کے معنی میں نیک یا نیکی مانتا تھا نہ اپنے آپ کو خدا کے معنی کی نیکی یا نیک ہونا یقین کرتا تھا۔ پر اس کیساتھ ہی ہر فرد بشر کی فطرت میں ایک حد تک نیکی یا نیک ہونے کا لزوم یقین کرتا تھا جو ذات انسانی کو لازم تھا اور اپنی نسبت وہ یقین رکھتا تھا کہ ہر فرد بشر کی نیکی یا نیک ہونے کی کمی کو ... پورا کرنے آیا ہے اور یہ بات معاملہ زیر نظر سے اور انجیل کے دوسرے مقامات سے بخوبی ظاہر و ثابت ہو سکتا ہے

جنگ

گذشتہ سے پیوستہ

دنیا کی اقوام میں آفت جنگ خواہ کسی طرح شروع ہوئی۔ خواہ موجودہ اقوام جنگ کو کسی نگاہ سے دیکھیں لیکن اقوام میں آفتِ جنگ کا موجود ہونا امر مسلم ہے اس کی موجودگی جلی وخفی طور سے اقوام دہر میں ہمیشہ قائم رہتی ہو۔ خواہ کوئی قوم جنگ کو کیسی ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھے پر اسے اپنی دنیوی زندگی کی حفاظت کے لئے جنگ میں شریک ہونا پڑتا ہے کوئی قوم خواہ کیسی ہی نیک و پارسا ہو وہ دوسری اخلاق آلائشیں سے بچ سکتی ہے۔ پر اگر جنگ ایک اخلاقی گناہ ہے تو وہ آپ کو اس گناہ کے ارتکاب سے بچا نہیں سکتی۔

وہ اقوام جو اپنے دشمنوں کے آگے میدان جنگ میں اپنے ہتھیار ڈالکر مطیع ہوتی آئیں اُن کا دائرہ ہستی سے نام مٹتا چلا آیا۔ زمانہ نے اُن پر تل برابر ترس نہ کھایا۔ وہ اقوام جو میدان جنگ کی مالک بنتی آئیں دنیا میں آجتک جیتی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہو کہ جنگ اقوام انسانی کی زندگی کی شرط اول بن چکا۔ اقوام دہر کی زندگی سے جنگ نامی لعنت کو جدا کرنا قریباً امر محال بنگیا ہے۔ اس جدائی اور علیحدگی کا مفہوم اقوام کی تباہی وہلاکت کے معانی میں داخل ہو گیا ہے۔

ایسے حال میں وہ اقوام کیا کریں جو جنگ میں شریک ہونا ایک اخلاقی جرم و گناہ سمجھ چکی ہیں۔ جو مقابلہ جنگ میں حصہ لینے سے آپ کو بری ٹھہرا چکی ہیں جو دنیا میں جنگ کی تلوار کی فتح کے زور پر جینا ترک کر چکی ہیں۔ جو جنگ کے میدان میں داخل ہونے کو گناہ عظیم شمار کر چکی ہیں۔ جو آدمی کا قتل تو ایک طرف رہا چیونٹی تک مارنے کو انسانی خون کرنے کے برابر یقین کر چکی ہیں۔ بلکہ یہ مقولہ ہے کہ جیو ہتیا پاپ ہو جانوروں کو مارنا اور کھانا گناہ ہے وغیرہ اگر درحقیقت دنیا میں ان اوصاف کی موصوف کوئی انسانی قوم ہو۔ اگر اس قوم کے عقائد مذکورہی اس کے دین و دنیا کا قانون ہوں تو ایسی قوم سے بڑھکر وفادار رعیت نہیں ملسکتی نہ بن سکتی ہے۔ حکمران قوم کو چاہیے کہ ایسی قوم کے جان ومال کی جس قدر حفاظت کرے اس قدر کم ہے۔ مگر ہم کو آجتک معلوم نہیں کہ دنیا کے تختے پر ان اوصاف کی کونسی قوم موصوف ہے؟ کمی بیشی سے یہ باتیں ہندو قوم اور مسیحی قوم پر چسپاں کی جا سکتی ہیں۔ ہم ہندو قوم کی بابت اور کچھ نہیں



کھینگے۔ وہ ان باتوں کا جواب آپ دے سکتے ہو مسیحیوں کی بابت کچھ عرض کرنے کی ضرورت ہے۔ مسیحی جنگ نامی بلا کی بابت کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ جنگ کی شرکت اُن کے نزدیک کیا معنے رکھتی ہے؟

ہم اس سوال کو اس لئے اُٹھاتے ہیں کہ ہندوستانی مسیحی ہند کی بڑی قوم کا ایک جزو ہیں۔ جن کا شمار کے اعتبار سے تیسرا درجہ ہے وہ قوم کے دُکھ سُکھ اور نفع نقصان کے حصہ دار ہیں۔ ہندوستان جیسے ملک میں ہندوستانی بنکر رہنے کے معنے وفادار رعیت کے ہیں۔ اہلِ ہند کا بلاشک یہ اعلیٰ وصف ہے جسکی نظیر نہیں مل سکتی ہے۔ ہم ہندوستانی مسیحی خوش قسمت ہیں جو ایسی قوم کے فرزند ہیں جس کے رگ و ریشہ میں وفادار رعیت ہونے کا وصف پایا جاتا ہو۔ اگر ہماری ہندوستانی قوم کا یہ وصف دائمی ہو تو مسیحی مذہب لاریب ہمارے لئے خدا کی رحمت ہو جس کا مفہوم عام جنگ کی نفی کے سوا کچھ نہیں ہے جس نے دنیا کو ہمیشہ سے وفادار دیدار مغز رعیت دی ہے جو اپنے ادر حکمران قوم کے حقوق پہچانتی آئی ہے۔ لیکن اگر ہندوستان کی قوم اپنی حالت پلٹنے پر آجائے تو ایسے حال میں ہندوستان کی مسیحی گروہ کی حالت وہ رہ نہیں سکتی جس پر وہ اس وقت قائم ہے بخصوصًا جبکہ یہ بات ہماری آگاہی میں آ رہی ہو کہ ہماری موجودہ حکمران قوم اہلِ ہند کو حکمرانی کی راہ پر ڈال رہی ہے اور وہ دن دور نہیں جبکہ ہندوستانی بر سرِ حکومت ہو جائینگے عنانِ حکومت بالکلیہ ہندیوں کے ہاتھوں میں ہوگی۔ اس وقت ہر ایک ہندوستانی جنگ کا ہنر سیکھنے پر مجبور ہوگا۔ پس ہم ہندوستانی مسیحی ہند جیسے ملک میں ہندوستان کی بڑی قوم کے فرزند ہو کر ایسے بڑے پروگرام کو آنکھوں سے دیکھتے ہوئے محض فرمانبردار رعیت بننے پر قناعت کر نہیں سکتے ہیں اپنے مذہب کی روشنی میں ہندوستان میں زندہ رہنے

کا کوئی اصول دریافت کرنا ہے اور وقت سے پیشتر دریافت کرنا ہو۔ اس لئے سوال پیدا ہوتا ہو کہ اقوام دہر کی جنگ نامی بلا کے مقابل مسیحیت کا طرزِ عمل کیا ہو اور کیا ہونا چاہیئے؟ کیا مسیحیت نے خود حفاظتی کا کوئی پہلو رکھا ہو یا نہیں؟ قوم کے حقوق کا اس کے افراد پر کوئی فرض عاید کیا ہے یا نہیں؟ آفتِ جنگ کے وقت مسیحیت نے مسیحیوں کو کیا ہدایت دی ہو؟ یہ ایسے سوالات ہیں جنکا کوئی نہ کوئی جواب ہونا چاہیئے۔

یہ بات پیشتر سمجھ لینا چاہیے کہ مسیحیت جنگ کی موجد نہیں۔ نہ اُس نے کبھی جنگ کی ذمہ داری اپنی ذات پر عائد ہونے دی ہے۔ جنگ کی موجد و ذمہ دار ہمیشہ سے غیر مسیحی دنیا چلی آئی ہے۔ غیر مسیحی دنیا کے جنگ وجدل کی حالت میں مسیحیت اپنے ایسے انوکھے اصول کے ساتھ پیدا ہوئی جو اقوام دہر کے خواب و خیال میں نہ تھے۔ وہ صلح کل اور صلح پسندی کے ساتھ دنیا میں داخل ہوئی۔ اُس کے بانی نے خود حفاظتی کے ہتھیار نہ خود پہنے نہ اپنے معتقدوں کو پہننے دیئے۔ اس نے ایک دفعہ پطرس نامی شاگرد کے اسلاح جنگ اتروا کر اپنے کل معتقدوں کو ہمیشہ کے لئے بے ہتھیار کر دیا۔ اُس نے اپنے معتقدوں کو واقعی بھیڑوں کی صفت بنا کر بھیڑیوں کے درمیان ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا۔ اُس نے نہ کبھی اپنے بچاؤ کے لئے اور نہ اپنے شاگردوں کے بچاؤ کے لئے کبھی دنیوی و جسمانی ہتھیار استعمال کئے اُس نے سینہ سپر ہو کر اپنے مخالفوں کے تمام ضربے اپنی چھاتی پر جھیلے۔ وہ یہی سیرت و خصلت اپنے تابعین کی زندگی میں چھوڑ گیا وہ عدم مقاومت یا عدم مقاتلہ کے اصول کو اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔ اُس نے اپنے آپ کو عام طور سے بنی آدم سے محبت کرنے میں اور خاص طور سے اپنی قوم سے محبت کرنے میں صلیب پر خدا کی نذر کر دیا اس سے اس نے

اپنے صلح کل اور صلح جو ہونے کی صفائی پر مہر لگا دی اس کے بعد اُس کے شاگرد بھی ایسا ہی کرتے آئے اور آج تک کر رہے ہیں۔

مسیحیت کی اندرونی حقیقت تو یہ تھی اس کا اثر ہر زمانہ کی غیر مسیحی قومیں گرفتہ ہوئی مسیحیت میں داخل ہوتی گئیں وہ اقوام صاحب حکومت تھیں وہ جنگ نامی آفت کے وسیلے سے اپنا اپنا بچاؤ کرتی آئی تھیں۔ جب وہ مسیحی مذہب میں داخل ہوئیں وہ جنگ نامی ہتھیار کو چھوڑ کر مسیحی نہیں ہوئیں۔ بلکہ اُنہوں نے مسیحی ہو کر بھی جنگ کو اپنے ساتھ مسیحی بنانے کی کوشش کی۔ آج جنگ مسیحی اقوام کے ہاتھ میں ہے جسے دیکھ کر غیر مسیحی مسیحیت پر طعن کرتے ہیں۔ مگر اُن کا یہ طعن بے جا ہے۔ کیونکہ جنگ نامی بلا مسیحیت کی نہیں ہو۔ بلکہ غیر مسیحی دنیا کے کارخانہ کا بنا ہوا ہتھیار ہے جو مسیحی اقوام کے ہاتھ میں آگیا ہے۔ لہٰذا مسیحیت اس کی ساخت پرداخت سے بری ہے۔

مسیحیت کا اصول عدم مقاومت و عدم مقابلہ کا ہے جسے لوگ نہیں سمجھتے ہیں سطحی سمجھ کے لوگ مسیحی اقوام جو از جنگ مسیحیت کی صریح مخالفت سمجھتے ہیں۔ اُن کا خیال یہ ہو کہ مسیحیت نے ایک دفعہ اپنے معتقدوں کے اسلاح جنگ اُتار دے اور وہ ہمیشہ کے لئے اُتار دیئے کوئی مسیحی مسیحی رہتا ہوا دوبارہ اسلاح جنگ سے آپ کو مسلح نہیں کر سکتا۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا مسیحیت نے صفائی سے جواب تیار کرنا ہو۔ جسے مسیحیت نے ہمیشہ کے لئے حل کرنا ہے۔ ہمارے روبرو ایک طرف مسیحیت ہے اور دوسری طرف غیر مسیحیت ہے۔ غیر مسیحیت مسیحی ہونے کو تیار ہو سکتی ہے۔ پر وہ خود حفاظتی کے ہتھیار اُتار کر مسیحی ہونا نہیں چاہتی وہ جنگ و جدل سے بالکلیہ دست بردار ہو کر مسیحی ہونے کو پسند نہیں کرتی۔ وہ مسیحی اقوام کو

جنگ و جدل سے دست بردار نہیں پاتی۔

فرض کرو کہ ہندوستان کی تمام غیر مسیحی اقوام مسیحی ہونے کو تیار ہو جائیں وہ ہم سے دریافت کریں کہ مسیحی مذہب میں خود حفاظتی کی بابت کیا تعلیم ہے مسیحی ہوکر اپنے مال و جان کی۔ اپنے ملک و قوم کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہوگا یا نہیں؟ خود حفاظتی کے حدود میں جنگ کا وجود پایا جاتا ہو یا نہیں؟ ہم اپنے بچاؤ کے لئے جنگ کر سکتے ہیں یا نہیں؟ ان تمام سوالات کا جواب صاف ہونا چاہیے۔ جنگ کی شرکت کے جائز ناجائز ہونے پر صاف روشنی پڑنی چاہیے۔ اگر شرکت جنگ جائز ہے تو وہ کیسے جائز ہو؟ اگر ناجائز ہو تو وہ کیسے؟ بہرحال ہم خود حفاظتی کے اصول کو مسیحی مسلمات میں سے دیکھیں اور اُن کا فیصلہ کریں۔

سیالکوٹ کنونشن

۲۵ ستمبر لغایت یکم اکتوبر ۱۹۲۴ء

آپ سب کو جو خداوند یسوع مسیح سے زیادہ کامل طور پر شراکت چاہتے اور خدا کی بادشاہت کے پھیلانے اور کلیسیا کی ترقی کے لئے صدق دل سے باہم ملکر کوشش کرنے کے خواہشمند ہیں۔ کنونشن کمیٹی بڑے شوق سے دعوت دیتی ہے۔

برائے مہربانی جانے سے پیشتر سکرٹری کو اپنے اپنے نام بھیج دیجئے۔

رہائش کے لئے حسب ذیل انتظام تجویز کیا گیا ہے

لیڈیز بنگلے میں۔	فی کس صہ روپے
مردوں کے بنگلے میں	" صہ "
دوہرے پردے والے تنبوؤں میں (مع ضروری سامان)	" صہ "
اکہرے پردے والے تنبوؤں میں (مع پلنگ وغیرہ)	" ۴ عہ "
سکول کے کمروں میں (صرف عورتوں کے لئے)	فی کس ۲ عہ روپے
ڈارمیٹریز میں	" عہ "
چھولداری (ایک خاندان کیلئے)	فی چھولداری للعہ "

خط و کتابت۔ سکرٹری سیالکوٹ کنونشن فرن ورتھ لینڈور مصوری سے کیجئے

خاندانِ کامیابی

کامیابی کا باپ شغل ہے۔ کامیابی کی ماں حوصلہ مندی ہے۔ سب سے بڑا بیٹا چال چلن ہے اور دوسرے چند لڑکے پائداری استقلال۔ ایمان دار۔ بحال۔ دور اندیش۔ سرگرم اور اتحاد ہیں۔ سب سے بڑی بیٹی عقل ہے دیگر بہنیں خوش طبعی۔ وفاداری۔ خلق۔ فکر۔ کفایت شعاری اخلاص اور موافقت ہیں۔ بچہ موقع ہے بوڑھے باپ سے واقفیت حاصل کرو اور خاندان کے تمام لوگوں سے تمہاری دوستی بنی رہیگی۔

انتقالِ پُرملال

آج مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۲۴ء کو بوقت پانچ بجے صبح مسز اے۔ ایف سموایل دختر پادری نکامل رڑکی بعمر بائیس سال اپنے والدین و بھائی بہنوں اور عزیز خاوند اور دیگر رشتہ داروں سے جدا ہوکر اپنے آسمانی باپ کی گود میں ہمیشہ کے واسطے آرام میں داخل ہوگئیں اور خداوند میں سوگئیں۔ اُسکی زندگی کا مختصر بیان پھر عرض کردیا جاویگا۔ مبارک وے ہیں جو خداوند میں مرتے ہیں۔ خداوند نے دیا اور خداوند نے لیا۔ اسکا نام مبارک ہو۔ خادم نکامل رڑکی۔

آپ نور افشاں کی توسیع اشاعت کے بارے میں ہر ہفتہ پڑھتے ہیں۔ لیکن پھر بھی آپ محسوس نہیں کرتے کیا اس دفعہ ہر ایک خریدار ایک نیا خریدار بہم پہنچاکر مشکور فرمائیگا۔

رباعیاتِ منت

7 خیرات کے بدلہ کا طلبگار نہ ہو
سودا ہو خدا راہ یہ بیوپار نہ ہو
منت جو کرنا ہے تو اس طرح سے کر
دہنے کی خبر بائیں کو زنہار نہ ہو

8 تاریکیٔ قلب یا الٰہی نہ گئی
جو جرم سے بدرہ عذر خواہی نہ گئی
آئینہ کی طرح کیوں نہ حیرت ہو مجھے
بال ہوئے سپید روسیاہی نہ گئی

9 گردھیان گناہ کی ہے مزدوری موت
سچ مان گناہ کی ہے مزدوری موت
منت سے تو یہ کلام ربانی سن
اے جان گناہ کی ہے مزدوری موت

10 انصاف اور انصاف کے معنے ہیں یہی
احسان نہ رعایت نہ زیادت نہ کمی
کیا خوب ہے منت یہ سنہلا قانون
جو چاہے تو اوروں سے کر اوروں سے وہی

11 سادہ ہیں مزاج ان کے بھولے بھالے
سانچے میں انہیں کے چال اپنی ڈھالے
ہر پیر و جواں سے اب کہدیں منت
بچے ہیں خدا کی بادشاہت والے

12 وہ کچھ یہ کچھ اور جانتا ہے سچ ہے
اپنی ہی ہر ایک تانتا ہے سچ ہے
منت جو دوئی کا دل میں رہتا ہو لگاؤ
کون ایک خدا کو مانتا ہے سچ ہے

13 پتوں میں زباں ہوں گفتگو کے لئے
پھولوں میں مہک ہوں جستجو کیلئے
ہے غنچہ ناشگفتہ دل کی امید
منت میں چھپا ہوں آرزو کے لئے





۱۴ بچوں کو مفید ہو کہانی میری
بالغ کو نمونہ نوجوانی میری۔

عبرت پکڑے مردمان پیرائے منت
اوروں کی غرض ہو زندگانی میری

۱۵ بلبل مادر سے آیا لیکر دل بد
ذات بد وخوے زشت در بد دل بد

منت جو غور و فکر دیکھا تو کہا
انسان کی بدی ہے سب سے بدتر دل بد

۱۶ خود سخت ہو یا کہ ہو ملائم دنیا
جاتی رہے یا رہے یہ دائم دنیا

گو ہم فنا ہو دل بیطاری منت
لیکن امید پہ ہے قائم دنیا

۱۷ دم توڑ کے اور جان کھو کر روئے
چیخے چلائے آہ بھر بھر روئے

منت ہمیں اس پہ اور آیا رونا
جن پہ ہم روئے وہ نہ ہم پر روئے

اے گلشن ہند پھر بہار آتی ہے
برٹش کے کرم کی جو نبار آتی ہے

منت کی دعائے صبح گاہی کے سبب
لندن کی ہوا بھی خوشگوار آتی ہے

ضرورت
۲/۱

جبلپور سی۔ ایم۔ ایس اینگلو ورنیکولر مڈل سکول کے لئے ایک میٹرکولیٹ ٹرینڈ مسیحی استاد کی ضرورت ہے جسے ہندی اور اُردو کی معقول لیاقت ہو تنخواہ حسب لیاقت ۵۰ روپیہ ماہوار ملیگی۔ درخواست کنندگان کو اپنی درخواستیں مع نقول اسناد پتہ ذیل پر روانہ کرنا چاہئیے۔

پادری ایف۔ ڈی۔ او۔ رابرٹس۔
سکرٹری سی۔ ایم۔ ایس جبلپور

پرہیزگاری

امریکہ قبل از قانون امتناعی و بعد از اں۔ قبل اس کے کہ قانون امتناعی امریکہ میں جاری ہو۔ وہ اخبارات جو شراب کے اشتہارات سے روپیہ بناتے تھے ان کا یہ دعویٰ تھا کہ اس سے تجارت کو نقصان پہنچیگا۔ لیکن جب سے قانون امتناعی جاری ہوا دوسرے ممالک کی بہ نسبت امریکہ میں تجارت کو بدرجہا ترقی ہوئی ہو۔

قانون امتناعی سے پیشتر والدین کو یہ تحریک دی گئی کہ وہ آمدنی جو شراب کی ساخت وفروخت سے وصول ہوتی ہو۔ مدرسوں کے چلانے کے واسطے ضروری ہو اور نیز یہ کہ اس کے بغیر تعلیم کو سخت نقصان پہنچیگا۔ جب سے قانون امتناعی جاری ہوا مدرسوں میں ایسی بڑی ترقی نمایاں ہوئی اور نوخیز پشت کو ایسے موقع دستیاب ہوئے جیسے کہ پیشتر نہ ہوئے تھے۔

قبل از قانون امتناعی یہ خیال تھا کہ محنتی پیشہ ور ایسے قانون سے اتفاق نہ کرینگے و بفرض محال جاری بھی کیا تو بغیر بیر شراب کے کام جاری نہ کر سکینگے۔ قانون امتناعی کے بعد محنتی پیشہ در بلنسبت پیشتر کے کہیں زیادہ قانع ہیں۔ اسٹرائیک میں بہت کمی واقع ہوئی ہو اور روز بروز کام کرنے کی لیاقت وقابلیت بڑھتی ہی نظر آتی ہے۔ (مخزن پرہیزگار)

یورپ میں تحریک پرہیزگاری

برطانیہ عظمٰی نے حال ہی میں قانون جاری کیا ہو کہ جس کی عمر ۱۸ سال سے کم ہو اس کے ہاتھ شراب فروخت نہ کی جائے۔ شمالی آئرلینڈ میں اتوار کے روز فروخت شراب قانوناً منع ہے۔ ٹرکی میں قانون امتناعی بہت جلد جاری ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ بلجیم میں لوکل آپشن کے مسئلہ پر جدوجہد ہو رہی ہے۔ اور عام مقاموں میں بادہ فروشی کی ممانعت ہے۔

بلگیریا میں لوکل آپشن ۱۹۲۶ء سے جاری ہے

زیکوسلواکیا میں جس کی عمر ۱۸ سال سے کم ہو اس کے ہاتھ شراب الکحل اور ۱۶ برس والے تک کے ہاتھ بیر شراب فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

فنلینڈ اور استھونیا میں ایک مشترکہ کمیشن ہے جو فنلینڈ میں خفیہ شراب کی فروخت کی انسداد کر رہی ہو۔

فرانس نے ابسنتھی (ایک نشئی شئے) کی ممانعت کر دی ہو۔ اور کوشش بلیغ ہو رہی ہے کہ بادہ فروشی قطعی موقوف کی جائے۔ (۱۱)

مبارک ہیں وہ لوگ جو تمباکو نہیں پیتے

(از قلم مسٹر نعیوں چوں)

مقدس "نور افشاں" کے کالموں میں "تمباکو" پر بہت جوت برس چکے ہیں۔ اس لئے غیر مناسب تھا کہ اس مکروہ شے کا ذکر کر کے ناظرین کو پریشان کیا جاتا مگر ہمارے ایک عزیز دوست جنکو تمباکو پینے پلانے کا نیا شوق چرایا ہو ہمیں مشورہ دیتے ہیں کہ "ڈالیٹر" اور "ہیگل" کے فلسفہ کو چھوڑ کر چوپال کے حقہ کی نہال کی تند ہو جائیں۔

انگلستان میں مشہور شاعر "گولڈسمتھ" کی ضد اور ہٹ دھرمی ضرب المثل ہو۔ جب اس سر پھرے شاعر کی زبان سے ایک مرتبہ کوئی بات نکل گئی۔ تو بس اُس پر اڑ گئے خواہ وہ کتنی ہی غلط کیوں نہ ہو۔ یہی حال ایک حد تک ہمارے دوست کا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ تمباکو بلاشبہ نقصان دہ چیز ہے۔ مگر معشوقانہ ضد کا کیا علاج؟

"تمباکو کی ابتدائی تاریخ نایبیہ ہے۔ مگر اطبا بزمان

نے اپنی تصانیف میں اس کا ذکر کیا ہے۔ قدیم الایام میں افریقیہ کے باشندے اسکو استعمال کیا کرتے تھے مگر اب تو دنیا کا کوئی ملک اس سے خالی نہیں بلکہ نام نہاد مہذب دنیا کی مہذب سوسائٹی اسی کھونٹی پر ناچتی ہے۔

یورپ اور امریکہ کی میڈیکل سوسائٹیوں نے اس کے افعال وخواص معلوم کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان کا متفقہ فیصلہ ہے کہ تمباکو میں "نیکوٹین" ہے جو ایک قسم کا زہر ہے۔ چنانچہ "نیکوٹین" کا ایک قطرہ بڑے سے بڑے کتے کو ہلاک کرنے کے لئے کافی سے زیادہ ہے۔ چار پانچ قطرے ہاتھی کو گہری نیند سُلا سکتے ہیں۔ اگر کسی شیشی میں "نیکوٹین" بھرا ہو اور اُس کا کارک کھول دیا جائے تو چھوٹے چھوٹے حشرات الارض اس کی بو ہی سے مرجاتے ہیں۔

انگلستان کے مشہور ڈاکٹر رچرڈسن نے پچھلے دنوں "لنڈن میڈیکل کونسل" کے سامنے ایک بے نظیر مضمون پیش کرتے ہوئے دلائل اور براہین سے یہ ثابت کیا تھا کہ سکتہ۔ مراق۔ کھانسی۔ سل۔ نامردی۔ کمزوری۔ فالج۔ بے خوابی۔ ضعف باہ۔ ضعف بصارت۔ دیوانگی۔ دردسر۔ ضعف حافظہ۔ سر چکرانا۔ نابینائی۔ دل دھڑکنا۔ آواز کا پھٹنا۔ اختلاج قلب وغیرہ وغیرہ امراض تمباکو کے صرف اوسط استعمال ہی سے لاحق ہوجاتی ہیں۔ اُنہوں نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ ۱۸ اور ۳۰ سال کے درمیان جو لوگ مرتے ہیں۔ ان میں سے نصف صرف تمباکو سے ہلاک ہوتے ہیں

کہتے ہیں جب کولمبس ۱۴۹۲ء میں اپنے جہاز پر کوبا میں پہنچا تو وہاں کے باشندوں کو دیکھ کر حضرت مبہوت رہ گئے کہ ان کی ناک اور منہ سے دھواں نکلتا ہے یہ قصہ بھی مشہور ہے کہ سر والٹر ریلے پہلا انگریز ہے جس نے پائپ پیا۔ جب سر ریلے پائپ پی رہے تھے تو اس کے ایک ملازم نے ریلے کے منہ سے دھوآں نکلتا دیکھ کر پانی کی بالٹی بھر کر اس پر ڈال دی اور چلایا کہ ریلے صاحب کو آگ لگ گئی۔ دوڑو بھاگو۔

ہندوستان میں پہلے پہل اہل پرتگال عہد اکبری میں تمباکو یہاں لائے تو نورتن اکبری نے اُس کی شدت سے مخالفت کی۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ میں اکبر ایسا جلیل القدر مغل اس کا غلام ہوگیا اور جودھابائی کو یہ شکایت کرنی پڑی کہ تمہارے منہ سے بُو آتی ہے۔ باپ کو دیکھ کر بیٹے (جہانگیر) کو بھی شوق ہوا۔ مگر خدا بھلا کرے نورجہاںؒ کا کہ اس واجب التعظیم ملکہ نے عنانِ سلطنت اپنے ہاتھ میں لیتے ہی گرٹ جاری کر دیا۔ کہ جو شخص تمباکو پئیگا اس کے ہونٹ کاٹ دیئے جائینگے۔ اِس قانون سے لوگ لرز اُٹھے اور نُورجہاں کو رحم آگیا تو یہ سزا تجویز کی گئی کہ تمباکو پینے والے کا منہ کالا کرکے گدھے پر سوار کیا جائے اور لاہور کے گلی کوچوں میں اُن دنوں اس سواری کا نظارہ عام تھا۔ آج یہ عالم ہے کہ تمباکو سے کوئی گھر خالی نہیں یہی حال یورپ اور امریکہ کا ہے۔ ملٹن ٹینی سن کارلائل سپنسر جیسے فاضل بھی اس سے بچ نہ سکے لارڈ ٹینی سن نے ایک دن ہمت کرکے ہمارا پائپ پھینک دیا۔ مگر دوسرے دن صبح سویرے ہی مکان کے پچھواڑے پائپ کو تلاش کر رہے تھے۔ خیر۔ لوگ تو عام تھے۔ وہ لوگ جنکو اپنی روحانیت پر ناز ہے وہ بھی تمباکو کا شکار ہوگئے۔ مشہور امریکن پادری کا حال خداہ فی التباکو ہوگیا۔ دور کیوں جاتے ہو۔ مسیحی ہند کا ایک قابل پرستش فرزند جس کی بے نظیر اور لاریب تصنیف نے اسلامی کتبوں میں آگ لگا دی ہے۔ قرآن اور اسلامی روایات کے سمندر گھنگولتا ہوا ۔ "بمبئی پنجاب میل" کے مشہور انجن "فری کورین" کرامات کردیتا ہے۔ جب ایسے عظیم الشان مقدس بزرگ تمباکو کے غلام ہوجائیں تو ہمارے دوست جو دنیا کے کتے ہیں وہ کس شمار وقطار میں ہیں۔ ہم ان کو ہم فی الحال یہی مشورہ دینگے کہ :-

مبارک ہیں وہ لوگ جو تمباکو نہیں پیتے۔

ہم جناب والاشان کی شکرگذاری کرتے ہوئے آج سے حقہ اور تمباکو نوشی سے توبہ کرتے ہیں۔ ایڈیٹر

ایک محمودی گڑیا

ذیل میں مرزائی اور عیسائی لڑکے لڑکی یعنے گڈے اور گڑیا کی شادی کی مضحکہ خیز حکایت پیغام صلح سے نقل کرکے ناظرین کو سُناتے ہیں۔ ایڈیٹر

جب سے میاں صاحب کا سفر یورپ شروع ہوا۔ معجزات کے پارسل کھلنے لگ گئے۔ کوئی پرچہ الفضل کا دیکھو دو چار اعجاز ضرور موجود ہونگے۔ مگر بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سُبحان اللہ۔ گوجرہ ضلع لائل پور میں مرید ابن محمود نے تو وہ اعجاز دکھلایا کہ مسیح ناصری کی یاد تازہ کردی۔ مسیح موعود قبل مسیح ناصری ہیں۔ گو مسیح موعود نے بیشمار نشانات سے اپنا مثیل ابن مریم ہونا ثابت کر دکھایا ہے مگر بظاہر اکوئی کمی ظاہر بینوں کے لئے رہ گئی تھی تو اُس کو میاں صاحب پور اکر کے فخر رسل مہدی۔ ذوالقرنین بننے کے معنی ہیں مسیح ناصری کا عظیم الشان معجزہ جو ماحقائق کے رو سے مٹی کے پرند بنا کر ان میں پھونک مارنا اور اُن کا اُڑنا مشہور ہے گو مرزا صاحب و مولانا محمد علی نے اس کی تشریح کرکے اصلیت دنیا میں پیش کردی۔ مگر مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ ایسا نظارہ عملی بھی دکھایا جاوے۔ اگرچہ میاں صاحب کی توجہ بھی اس طرف منعطف نہ ہوئی تھی کہ مرید ان میاں صاحب نے یہ کسر بھی نکال دی۔ سُبحان اللہ گوجرہ محلہ مہدی پور میں ماسٹر نعمت اللہ

صاحب گوہر بی۔ اے محمودی کے ہمسایہ ماسٹر برکت علی برک صاحب بیچارے عیسائی رہتے تھے میل و ملاقات آمد و رفت کے بعد ہر دو صاحبان کی لڑکیوں کو شوق ہوا کہ گڑیوں کا بیاہ رچایا جا کر باہمی محبت کو اور بڑھایا جاوے سو گڈا برک صاحب کی لڑکی نے بنایا۔ اور گڑیا گوہر صاحب کی لڑکی نے اور جہیز کی تیاری ہونے لگی۔ تب تکمیل برک صاحب و گوہر صاحب کو علم ہوا۔ گوہر صاحب نے اعتراض کیا کہ عیسائی لڑکے کو لڑکی نہیں دیتے۔ مگر اُدھر بچوں کا تقاضا اُدھر برک صاحب و مسز برک صاحب کی منت و اصرار نے گوہر صاحب کو یہیں شرط راضی کیا کہ لڑکا (گڈا) مسلمان اور احمدی ہو جاوے تو پھر کوئی اعتراض جس کو سمدھیوں نے منظور کر لیا۔ پھر کیا تقاضہ مانگی مراد بر آئی خدا نے بیجان کو تبلیغ کا موقع دیا اور ایک عظیم الشان معجزہ مسیح ناصری کی تمثیل مریدان محمود کے ہاتھوں پوری کر دکھائی۔ برات جمع ہوئی جو محمودی صاحبان اور عیسائیوں پر مشتمل تھی پہلے مسٹر عبد الرحمن صاحب نے لڑکے (گڈے) کو کلمہ شریف پڑھایا پھر اس سے احمدیت کی بیعت محمود کے ہاتھوں پر لی گئی۔ برک صاحب کا بڑا اڑکا گڈے کا سر پلا تارہا۔ گویا بیعت کا اقرار کراتا رہا بعد تکمیل بیعت مبارک۔ سلامت کا شور ہوا۔ اور خطبہ نکاح بہت ہی فصیح اور بلیغ گوہر صاحب نے پڑھ کر ایک کروڑ روپیہ مہر پر لخت جگر گڑیا کا نکاح کر دیا۔ رسم رخصتانہ عمل میں آئی گولے چلائے گئے۔ اور آتشبازی چھوڑی گئی۔ برات کے آگے چھوٹے چھوٹے بچے ناچتے ہوئے براتیوں کو خوش کرتے رہے آخر دولہن کا ڈولہ ماسٹر برک صاحب کے گھر پہنچ گیا برات میں علاوہ اور معزز مہمانوں کے ملک کرم آلہی صاحب محمودی ضلعدار بھی شامل ہو کر باعث افتخار برات تھے۔ ہم اپنے دوستوں کو اس نئے رشتہ خصوصاً اُن کی جماعت میں ایک دولھا (گڈا) کے اضافہ کی مبارک باد دیکر الفضل کی فہرست معجزات میں ایک اور معجزہ کا اضافہ بطور ہدیہ پیش کرتے ہیں۔ محمد علی حمید۔ سدوزئی از گوجرہ (کل تک تو ہمارا یہی خیال تھا کہ محمودی جماعت ذی روح گڈوں پر ہی مشتمل ہے مگر آج معلوم ہوا ہے کہ اس مقدس جماعت میں غیر ذی روح گڈوں کا داخلہ بھی شروع ہے۔ پیغام صلح)

خبریں

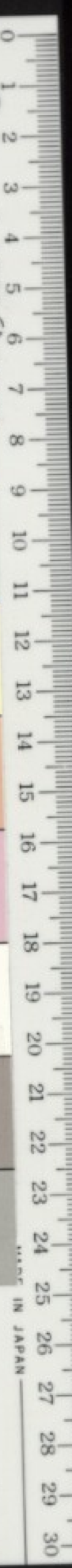
لنڈن ۹ اگست قسطنطنیہ کی اس کمیشن نے جو قانونی اصلاحات کی تحقیقات کر رہی تھی "قانون حقوق خاندان" کے متعلق حسب ذیل سفارشات کی ہیں "ازدواج میں مناکحت احدی اصول مدنظر رکھنا لازمی ہے۔ لہذا اگر کوئی شخص دوسری شادی کرنا چاہے تو اُس کو ہرگز اجازت نہ ہوگی تاوقتیکہ وہ ازدواج ثانی کی ضرورت ثابت نہ کر دے اور یہ بھی ثابت نہ کر دے کہ وہ دونوں بیوں کے درمیان عدل کر سکیگا علاوہ ازیں اس کو قاضی کے اجازت نامہ کی بھی ضرورت پڑیگی۔

اخبار ارجن کا نامہ نگار حیدر آباد دکن سے لکھتا ہے کہ یہاں پر ہندوؤں کو جبراً مسلمان بنایا جا رہا ہے۔ دیومندر کے روپیہ سے مسجدیں بنائی جا رہی ہیں۔ نئی سڑکیں بن رہی ہیں۔ ان کے راستے میں جو مندر آ جاتا ہے اُسے توڑ ڈالا جاتا ہے۔ یہاں ایک بڑا بھاری مندر تھا۔ اسے مسلمانوں نے توڑ کر اس کے اینٹ پتھر وغیرہ یہاں تک کہ زمین بھی بیچ دی جب کچھ ہندوؤں نے کان کھڑے کئے انہیں دبا دیا گیا۔ نظام نے بالکل نہیں سنا۔ اس مندر کے لاکھوں روپیہ کا نقصان ہو گیا۔ اب وہاں پر مسجد بننے والی ہے ۱۰ اسی روپیہ سے نظام نے حسن نظامی سے وعدہ کیا ہے کہ میں ۳۰ لاکھ ہندو مسلمان بناؤنگا۔ میرے سب حق ضبط کر لئے گئے ہیں۔ میری جاگیر تھی وہ بھی ہڑپ کر لی گئی ہے۔

لاہور ۲۶ اگست۔ مالابار اور مظفر گڈھ کے مصیبت زدگان سیلاب کی امداد کے لئے مسز سنسر لالہ دیپ چودھرانی کی کوششوں سے لاہور کی مستورات کی مختلف انجمنوں کی ایک نمائندہ کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ ایک ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے جس میں کچھ وعدے شامل ہیں۔ باقی نقد جمع ہو چکا ہے کمیٹی دو ہزار روپیہ جمع کرنا چاہتی ہے جس میں سے ایک ہزار روپیہ مہاتما گاندھی کے ذریعہ مالابار بھیجا جائیگا۔ اور دوسرا نصف ایک ہزار مظفر گڈھ کے لئے رکھا جائیگا۔

الہ آباد ۲۷ اگست۔ پنڈت موتی لال نہرو اور دوسرے سوراجی لیڈروں نے جو ان کے ساتھ ہیں ابھی تک لارڈ اولیور کے جواب پر کوئی اعلان نہیں کیا۔ کہا جاتا ہے کہ پنڈت جی اس خط کا مسودہ تیار کر رہے ہیں۔ جو مہاتما گاندھی کو دونوں پارٹیوں میں متنازعہ امور کے تصفیہ کے سلسلہ میں بھیجا جانے والا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ سینیر سب جج شیخوپورہ کی عدالت نے ایک حکم صادر کیا ہے جس میں ننکانہ صاحب سے ملحقہ اراضیات و مکانات وغیرہ کا ریسیور ایک شخص مسمی غلام علی کو مقرر کیا گیا ہے۔ آئندہ تمام مالیانہ و کرایہ وغیرہ اسی شخص کو ادا کیا جائے۔ جو کوئی اس میں مداخلت کرے اُس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائیگی۔ تمام گرد و نواحی دیہات اس حکم کو بذریعہ منادی اعلان کیا گیا ہے۔



الہ آباد ۲۶ اگست - لارڈ لٹن کے بیان سے جو انہوں نے ہندوستانی مستورات کی ہتک کے متعلق دیا ہے سوراجی مطمئن نہیں (بندے ماترم)

قصبہ امیٹھی میں گذشتہ محرم کے تنازعہ کا ہنوز کوئی قابل اطمینان تصفیہ نہیں ہوا اور فریقین بعض ایسے اشخاص کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں جو اپنی جاہ پسندی و حکام پرستی کے باعث قومی حلقوں سے خارج ہو چکے ہیں۔ ان حضرات نے امیٹھی کے ہندو مسلمانوں میں باہمی مصالحت کی کوئی صورت نکالنے کی کوشش نہیں کی ہے - بلکہ وہ تنازعہ کو اور بڑھانے پر مائل نظر آتے ہیں (ز)

کالیکٹ ۲۴ اگست - معلوم ہوا ہے کہ مقامی حکومت موپلہ باغی قیدیوں کے مقدمات پر نظر ثانی اور مزید تفتیش کر رہی ہے۔ حکومت کا خیال ہے کہ ان موپلہ قیدیوں کی باقی سزا معاف کر دی جائے - جن کا چال چلن جیل میں اچھا رہا ہے۔ اور زیادہ سنگین الزامات کی وجہ سے سزایاب نہیں ہوئے۔

امرتسر ۲۶ اگست - لالہ آسانند انکم ٹیکس افسر نے ایک شخص ہنسی لال کو گرفتار کرایا ہے جو لوگوں سے یہ کہہ کر رشوت لیتا پھرتا تھا کہ میں انکم ٹیکس انسپکٹر ہوں کئی اشخاص نے اس سلسلہ میں انکم ٹیکس کلکٹر کی شکایت کی - جسی لال کو بڑی مشکل سے گرفتار کیا گیا ہے پولیس نے اس کا چالان جعلسازی اور غلط شخصیت بتلانے کے الزام میں کر دیا ہے۔

کلکتہ ۲۶ اگست - کنٹرولر آف کرنسی نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے - اور فروری کو سر پرشوتم داس ٹھاکر داس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے آنریبل ممبر مال نے اسمبلی میں بیان کیا تھا کہ گورنمنٹ ہند نے اس فیصلہ پر عملدرآمد کرنے کی غرض سے کہ ایک روپیہ کے نوٹ بند کر دیئے جائیں فیصلہ کر لیا ہے کہ ایک روپیہ کے نوٹ بنانے کے لئے موجودہ ٹھیکہ ختم ہونے پر مزید آرڈر نہ دیئے جائیں۔ آخری آرڈر جو دیا گیا تھا اس کی کچھ وقت ہوا ڈلیوری مل گئی ہے اور اب ہندوستان میں جو سٹاک ہے وہ قریب الاختتام ہے - جب موجودہ سٹاک ختم ہو جائیگا تو ہندوستان کے خزانوں یا کرنسی آفس سے کوئی نئے نوٹ جاری نہیں کئے جائینگے اور موجودہ نوٹ ہمارے دفاتر میں مختلف تاریخوں پر ایک ماہ کے اندر اندر ختم ہو جائینگے ۔

لیکن ایک روپیہ کا نوٹ اس وقت تک قانونی سکہ رہیگا جب تک وہ واپس نہیں لے لیا جاتا ۔

دو عیسائی مشنوں کا کام ۱۹۲۵ء میں

کینیڈین بپٹسٹ مشن نے دو مشنری جنوبی ہند میں بھیجے تھے پچاس سال میں اب ان کے اسی مشنری کام کرتے ہیں جن کے ساتھ ایک ہزار ہندوستانی مددگار ہیں ایک مذہبی کالج ہے دو ہائی سکول جن میں تیرہ سو لڑکے پڑھتے ہیں۔ دو ٹریننگ سکول چھ ہسپتال بہت سی ڈسپنسریاں نو بورڈنگ سکول و یتیم خانے چار ہزار گاؤں کے سکول ایک تلگو اخبار اور سترہ ہزار ہندوستانی عیسائی ممبر ہیں۔

سیونتھ ڈے اڈونٹسٹ کے مشن کی ساٹھویں سالانہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فرقہ ۱۱۵ ملکوں میں تبلیغی کام کر رہا ہے اور کل ملازمین مشن کی تعداد ۳۴۸۹ نفوس کی ہے جو اپنا کام ۱۴۹ مختلف زبانوں میں کر رہے ہیں۔ اور ۱۱۴ زبانوں میں مسیحیت کی اشاعت کے لئے کتب شائع کر رہے ہیں۔ اس مشن کی سالانہ آمدنی ۲۸۶۲۰۳۰۱۵ ڈالر ۳۱ سنٹ تھی

دلچسپ اعداد و شمار - ڈاکٹر کیرل کی سالانہ رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۹۲۵ء میں ریاست ہائے متحدہ میں گرجوں کے ممبروں کی تعداد میں کچھ بڑی زیادتی نہیں

میتھوڈسٹ (۱۵ فرقے)	۸۶۲۲۸۳۶
بپٹسٹ (۱۴ فرقے)	۸۲۳۷۰۲۱
لوتھرن (۱۸ فرقے)	۲۴۶۵۸۴۱
پریسبٹرین (۹ فرقے)	۲۴۶۲۵۵۷
ڈسائپل (۲ فرقے)	۱۶۲۱۲۰۳
پراٹسٹنٹ (۲ فرقے)	۱۱۴۰۰۷۶
رومن کیتھولک ۔	۱۵۷۵۰۲۷۰

یہود کی تعداد - امریکن جیوش ایربک کے بموجب دنیا میں یہودیوں کی کل تعداد ایک کروڑ چھپن لاکھ ہے ½ حصہ یورپ میں بستے ہیں اور ¼ حصہ شمالی امریکہ میں۔ سب سے زیادہ کل آبادی شہروں کے لحاظ سے نیویارک میں ہے جہاں ۱۶۴۳۱۱۲ نفوس بستے ہیں۔ پھر شکاگو جہاں ۲۲۵۰۰۰ - پھر فیلڈلفیا جہاں دو لاکھ اور بوسٹن جہاں ۷۷۵۰۰ یہود آباد ہیں۔ یورپ میں سب سے زیادہ یہود پولینڈ اور اوکرین میں آباد ہے۔ بعد ازاں جرمنی - فرانس انگلستان اور ٹرکی کے شمار کے لحاظ سے فلسطین میں انگریزوں کے قبضے کے بعد ستائیس ہزار یہود جاکر آباد ہوئے ہیں۔

یہ یقین کر کے کہ اسلام میں بہت سی غیر ذمہ وارانہ باتیں رواج پاگئی ہیں سید بیلنے جو ٹرکی کی جماعت اصلاح مذہب کے لیڈر ہیں موجودہ ترکی مولویوں سے بیزاری ظاہر کی ہے اور مذہبی تعلیمی بورڈ میں حسب ذیل تجاویز پاس کرائی ہیں (۱) طلبا کو مذہب اسلام کی صداقت اور حقانیت کی تعلیم دیجائے (۲) اسلام میں جو فروعی باتیں پیدا ہو گئی ہیں انہیں بالکل نکال دیا جائے (۳) سچی احادیث کو ان غلط باتوں سے جو احادیث نبوی صلعم میں ملادی گئی ہیں علیحدہ کر لیا جائے (۴) موجودہ مولویوں کی رایوں کو بہت زیادہ اہمیت نہ دیجائے بلکہ اسکی کوشش کی جائے کہ لوگوں میں تنقید اور استقلال



(بقیہ مضمون صفحہ ۲ سے آگے)

وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب ومھیمنا علیہ۔ یہ قرآن مجید جو نازل کیا ہے برحق ہے اور اگلی کتابوں کا مصدق و محافظ ہے۔

افلم یدبروا القول ام جاءھم ما لم یأت اباءھم الاولین۔ کیا وہ قرآن مجید میں تدبر نہیں کرتے کیا اُن کے پاس ایسا کچھ آیا جو اگلوں کو نہ آیا تھا یعنی نہ تو رسالت انوکھی تھی کہ ما کنت بدعا من الرسل اور نہ ما انزل یعنے کتاب اللہ انوکھی جو پہلے نازل ہوا وہ اب نازل ہوا۔

یرید اللہ لیبین لکم ویھدیکم سنن الذین من قبلکم۔ خدا چاہتا ہے کہ تمہیں اگلوں کے طریقوں کی ہدایت کرے۔ کیا اس کے معنی یہ ہوئے کہ اگلوں کے طریقوں اور سنتوں کو منسوخ کر دے۔

ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک۔ تم کو وہی کہا جاتا ہے جو اگلے رسولوں کو کہا گیا کیا یہ تصدیق کے بجائے تنسیخ ہے۔

انزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم۔ ہم نے تم پر قرآن مجید اس لئے نازل کیا ہے کہ تم اُن پر جو کچھ اُترا تھا وہ ان کو بیان کر دو۔ افسوس کہ قوم اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ کو اس مضبوطی سے دھرے ہوئے ہو کہ وہ نسخ کے عقیدے سے تائب نہ ہوگی اور تصدیق کی اتنی آیتیں پا کر بھی واعتصموا بحبل اللہ کی تعمیل کو نہ اُٹھیگی۔

ھذا کتاب مصدق لسانا عربیا۔ یہ قرآن مجید عربی زبان میں تو ہے۔ مگر اگلی کتابوں کا تمام تر مصدق ہے دین اللہ ایک احکام خداوندی ایک زبان کا فرق ہے وانہ لفی زبر الاولین۔ قرآن مجید ہی تو اگلی کتابوں میں نازل ہوا تھا۔

سنۃ اللہ یوں جاری رہی کہ خدا نے جب مخلوقات پیدا کی اور اس میں طرح طرح کی قوتیں مضمر رکھیں اور اُن کے قیام وبقا کا نظم کیا جس کا نام قانون فطرت ہے تو جس جس طرح کی قوتیں انسان کو دیں اُسی طرح کے احکام بھی دیئے کہ انسان ساری قوتوں کی تکمیل کر کے کامل انسان بنے اور خلیفۃ اللٰہی کا مستحق ہو۔ اسلئے جتنی کتابیں آئیں وہ فطرت الٰہیہ کے مطابق آتی رہیں۔ جب قوم نے نافرمانی میں حد سے زیادہ تجاوز کیا تو مجدد پیغمبر آئے اور جب قوم نے کتاب اللہ ہی ضائع کر دی تو دوسرے پیغمبر کتاب اللہ لیکر آتے رہے کتاب اللہ کے رہتے کسی رسول کی ضرورت نہیں۔ چونکہ ہر قوم کے لئے رسول آتے گئے اور رسول آخر الزماں ساری دنیا کے لئے آئے کہ ہر رسول کی ندا ایھا القوم تھی اور نبی آخر الزمان کی ندا ایھا الناس ہوئی۔ اس لئے خدا نے قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اُٹھا لیا۔ چونکہ قرآن مجید جز خداوندی جوں کا توں اب تک محفوظ ہے اور محفوظ رہیگا۔ اسلئے لازماً اب کسی رسول کے آنے کی نہ ضرورت ہے نہ کوئی آئیگا۔ اس لئے ہم مسلمانوں کی اب دعوت یہ ہو یا ہونی چاہئے کہ اے سارے جہان کے لوگو ہم تم ایک نوع انسان ایک آسمان کے نیچے ایک زمین کے اوپر ہمارا تمہارا خدا ایک رسول ایک شخصیت منفرد بھی ہماری تمہاری کتابیں ایک۔ ہم تم بھائی نہیں تو بھائی کی طرح ملجاؤ وغیرہ سمجھو۔ ہاں کتاب اللہ تم نے ضائع کر دی ہمارے پاس قرآن مجید موجود ہے جو منزل من اللہ ہونیکا مدعی ہے اور دیکھ لو کہ وہ قانون فطرت کے مطابق بھی ہے تو آؤ اُسی کے آگے اپنی اصلاح کرتے جاؤ اور خدا کے بندے ہو کر ماسوا کے بندے نہ بنو۔

اے لوگو! نہ کتاب اللہ ایک دوسرے کی ناسخ ہے نہ خود قرآن مجید میں نسخ ہے۔ پہلے یہ سوچو کہ خدا کے حکم کو منسوخ کرنے کے تم یا کوئی انسان مجاز ہو سکتا ہے؟ تو خدا جب منسوخ نہ کرے تو کون کر سکتا ہے جو خدا کی حکمی ہوگی۔ یہ کہو کہ دو آیتیں مختلف ہونگی تو ایک ناسخ ہوگی اور دوسری منسوخ اور یوں خدا نے منسوخ کیا ہے تو یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ خدا کے حکم میں اختلاف ممکن نہیں۔ لوکان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا۔ اختلاف سے تو شک کی گنجائش ہوگی کہ یہ منزل من اللہ ہے یا من غیر اللہ ہے۔ اگر یہ کہو کہ حدیث ناسخ ہے تو اولاً آپ قرآن مجید کے متبع ہیں کہ اتبع ما اوحی الیک نہ ناسخ دوسرے منسوخ کی آپ تبلیغ فرمائیں اور ناسخ راویوں کے لئے چھوڑ جائیں۔ کیا یہ ممکن یا جائز ہے اس نسخ سے منسوخ جو ایک خاص حکم ہے وہ اُٹھ جاتا ہے جیسے چھٹی اور لواطت کا حکم ایک زنا کی آیت سے منسوخ کیا جاتا ہے۔ علیٰ ہذا۔ غرض انسانی رائے سے خدا کا حکم اُٹھا دیا جاتا ہے اور یہ نہیں سمجھا جاتا کہ وہ حکم ہے دو موقعہ کے لئے۔ ایک حکم قتال سے سینکڑوں آیتیں منسوخ کی گئیں پھر معلوم نہیں کہ قرآن مجید میں رکھی کیوں گئیں۔ ناسخ منسوخ نے نصف قرآن کو قائم رکھا اور نصف کو بیکار کر چھوڑا۔ تفصیل دیکھنی ہو تو تشریح الحق میں دیکھو۔

مسلمانو! قرآن مجید کی صحیح آیتوں کے خلاف اپنے عقائد سے توبہ کرو تا کہ فلاح پاؤ۔ فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یؤمنون

سید محب الحق

اناوی اشیاء

گذشتہ سے پیوستہ

اناوی اشیاء کی مذکورہ بالا فہرست پہ ایک سطحی نظر ڈالنے سے یہ بات سامنے آجاتی ہو کہ ان دس اناوی اشیاء میں سے الیشور اور جیو دو تو چیتن ہیں مگر باقی ماندہ آٹھ اشیاء جڑ ہیں۔ یا اگر ہم لازم و ملزوم اشیاء کو ایک ایک جنس میں اکٹھا کریں تو ان کی تعداد یوں منضبط ہو گی۔ الیشور۔ جیو۔ کرم بندھ اور موکش) کائنات یا پرکرتی دنیا بھر کے مشہور الفاظ۔ دیگر (ویدوں کے الفاظ) اکاش یعنی کل پانچ چیزیں رہ جاتی ہیں جو اپنے نام صفات فعل اور فطرت میں مختلف ہیں۔ تو سوال لازم آتا ہے کہ ان کے درمیان ایسی مغائرت اور مخالفت کیوں؟ پھر پنڈت جی کے قول کے بموجب پرکرتی ترگنوں کی ہیئت مجموعی ہے (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۱) ترجیو رجوگن کی ہیئت مجموعی اور الیشور ستوگن کی ہیئت مجموعی ہوا۔ ہر ایک یعنی ایک ایک گن سے اور ہر ایک باقی کے ہر دو گنوں سے خالی ہوا۔ اکاش میں کوئی گن نہیں۔ کائنات تینوں گنوں کا مجموعہ۔ مگر معلوم نہیں کہ وید کتنے گنوں کا مجموعہ ہو۔ الیشور اور جیو چیتن ہیں۔ اکاش اور پرکرتی جڑ ہیں۔ وید نہ جڑ ہیں نہ چیتن۔ کائنات جڑ اور چیتن کا مجموعہ جس میں الیشور بھی شامل ہے۔ کیونکہ کائنات میں تینوں گن موجود ہیں جیسے جیو اور الیشور کا مجموعہ ہے کیونکہ جیو رجوگن کا اور الیشور ستوگن کا مجموعہ ہے۔ پس جب جیو پرکرتی کے ساتھ میل کھاتا ہے تو انسان یا دیگر حیوانات وغیرہ بنتا ہو جن میں تینوں گن ہوتے ہیں لہذا الیشور جیو اور پرکرتی کے مجموعہ کا نام انسان یا حیوان ہوا۔ کیونکہ انسان اور حیوان ہر دو میں تینوں گن پائے جاتے ہیں۔ اگر وید کا تعلق ایک جانب الیشور کیساتھ ہو اور دوسری جانب انسان کیساتھ تو وید ستوگن معہ ستوگن اور رجوگن کا مجموعہ ہوا لیکن چونکہ ویدوں کے الفاظ غیر متحرک وغیرہ حروف سے مرکب ہیں لہذا جس کی ... چیتن کی ایک صفت یہ ہو کہ وہ متحرک ہو نیز چونکہ ویدوں کے ...



اُردو کتابیں

بائبل سرائی کی گفتگو۔ اس میں اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ عبادت میں زبور پڑھنا یا گانا ضروری ہے صفحہ ۱۵ قیمت ۲/

نجات ہندو مسیح کا دعویٰ مسیح کا راستہ کربلا صفحہ ۱۳۵ قیمت ۲/

نجوم الفرقان جلد الفاظ قرآن کی مکمل فہرست جس سے ہر ایک لفظ کا بآسانی پتہ مل سکتا ہے کہ وہ قرآن میں کہاں کہاں آیا ہو صفحہ ۲۴۶ مجلد کپڑا للعہ

پرانے عہدنامہ کی کہانیاں مصنفہ مسز چیمبرلین صاحبہ۔ مدرسین کے لئے صفحہ ۱۶۴ - ۱۴/

پرانے عہدنامہ کی کہانیاں۔ طلباء کے لئے صفحہ ۱۴۴ قیمت ۳/

رامپال سنگھ۔ ایک سکھ گورو کے مسیحی ہونے کا تذکرہ کہانی کی صورت میں صفحہ ۱۴۲ - ۴/ سٹف ۶/

رسالہ اظہار الحق۔ آیات و احادیث سے ثابت کیا ہے کہ مسلمانوں کو مسیحیوں کا کھانا حلال ہو مولویوں کے فتوے صفحہ ۱۳ - ۱/

روحوں کا جیتنے والا مسیح کے روحوں کو بچانے کے طریقے بالکل نئی تصنیف ہو صفحہ ۲۰۲ - ۳/

سبد و غزلیں مؤلفہ پادری نیوٹن صاحب اُردو ہندی اور پنجابی ۹۲ گیتوں کا مجموعہ صفحہ ۱۰۲ - ۲ پائی۔

سیر ہندوستان باتصویر۔ ہندوستان کے مشہور شہروں مندروں۔ یادگاروں اور عجائبات کی تصویریں اور حالات صفحہ ۱۲۲ - ایک روپیہ رومن اُردو ۱۰/

سمپردائے۔ اہل ہنود کے بیشمار مذہبی فرقوں کے نام عقیدے خصوصیات۔ تعلیمات وغیرہ کے مفید کار آمد حالات صفحہ ۲۹۲ - ۲ کپڑا ۱۰/

سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

بورڈنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے۔ شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا اطلاع کیا جاتا ہو کہ داخل ہونے والے طلباء پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بورڈنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یُونائیٹڈ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۲۲ء سے لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالب علم پانچ روپیہ اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے

کلاس فیس سرکاری کاٹ ہو متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار ہو کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہو علاوہ ازیں جو کتا ماعہ سے مال تک کرد کو نول عہ سے دعہ تک

مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

پادری ڈبلیو جے کلارک ایم۔ اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا۔